حکومتِ گلگت۔ بلتستان

بجٹ تقریر

مالی سال 2022-23

جاوید علی منوا

صوبائی وزیرِ خزانہ، حکومتِ گلگت۔ بلتستان

محکمہ خزانہ گلگت۔ بلتستان

27جون 2022

نحمده و نصلی علی رسوله الکریم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

1۔ شروع کرتا ہوں اللہ تعالی کے پاک نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت ہی رحم کرنے والا ہے۔

جناب سپیکر!

2۔ آج انتہائی اعزاز و مسرت کی بات ہے کہ میں پاکستان تحریک انصاف گلگت بلتستان کی حکومت کا دوسرا بجٹ پیش کر رہا ہوں۔ جب ہم نے حکومت سنبھالی تو گلگت بلتستان انتظامی اور مالیاتی سطح پر انتہائی سخت اور غیر معمولی حالات کا شکار تھا ایک طرف کرونا وباء نے زور پکڑا ہوا تھا تو دوسری جانب ایسا لگ رہا تھا جیسے ہر شخص سراپا احتجاج ہے اس خطہ کی عوام لوڈشیڈنگ سے پریشان اور پینے کے صاف پانی کی عدم دستیابی پر نوحہ کناں تھے۔ سرکاری ملازمین اپنے ساتھ ہونے والی زیادتیوں پر نالاں تھے۔ ترقیاتی کاموں کا پہیہ بالکل جام تھا ٹھیکہ دار برادری اپنے بقایا جات کی ادائیگیوں کے لئے دربدر کی ٹھوکریں کھا رہے تھے۔ جب کہ اللہ تعالی نے اس خطے کو قدرتی وسائل سے مالامال کیا ہوا ہے۔ اللہ تعالی کی ان نعمتوں سے استفادہ حاصل کرتے ہوئے اس خطے کو ترقی کی راہ پر گامزن کیا جاسکتا تھا تاہم وہ ایسا نہ کرسکے۔ اقرباء پروری اور میرٹ کی پامالی عروج پر تھی۔ ہم نے اس مشکل اور گٹھن گھڑی میں اپنے قائد جناب عمران خان کے وژن کی عکاسی کرتے ہوئے بڑی ہمت اور حوصلے کے ساتھ اپنے سفر کا آغاز کیا اور اللہ کا شکر ہے کہ اس قلیل مدت میں تحریک انصاف کی حکومت کو کچھ اہم مسائل پر قابو پانے میں کامیابی حاصل ہوئی ہے اور بڑے اور اہم مسائل پر قابو پانے کے اقدامات اٹھائے ہی تھے کہ بدقسمتی سے وفاقی حکومت میں تبدیلی رونما ہوئی جس کی وجہ سے نہ صرف گلگت بلتستان کے ترقیاتی کاموں میں رکاوٹیں کھڑی ہوگئیں بلکہ مہنگائی کا گراف بھی نقطۂ عروج پر پہنچ گیا۔

جناب سپیکر!

3۔ میں سابق وزیر اعظم پاکستان و قائد پاکستان تحریک انصاف جناب عمران خان صاحب کا بے حد ممنون و مشکور ہوں جنہوں نے نہ صرف ان معاشی مسائل پر قابو پانے کے لئے ہماری رہنمائی کی بلکہ وفاق سے خطیر مالی وسائل بھی فراہم کئے جس سے ہمیں ان اہداف کی تکمیل کا موقع فراہم ہوا جن کے لئے الیکشن 2020 میں ہم نے اس خطے کی عوام

کے ساتھ وعدہ کیا تھا جن میں کرپشن جیسے ناسور کا خاتمہ، میرٹ کی بحالی، کم وسیلہ اور محروم طبقات کا تحفظ، ہونہار طلبا کے لئے وظائف کی فراہمی، بنیادی وسائل کی منصفانہ تقسیم، بے روزگار نوجوانوں کے لئے روزگار کی فراہمی، صحت کے شعبے میں بہتر اقدامات اور لوڈشیڈنگ کا خاتمہ جیسے اقدامات شامل تھے۔

جناب سپیکر!

4۔ الحمدللہ آج یہ اعلان کرتے ہوئے میرا اور PTI حکومت گلگت بلتستان کا سر فخر سے بلند ہے کہ ہم نے عوام سے کئے ہوئے وعدوں کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کی بھرپور کوشش کر رہے ہیں اور ابھی تشنہ ہیں۔ کرپشن جیسے ناسور کے سامنے دیوار بن کر کھڑے ہو گئے ہیں اور میرٹ کو یقینی بنانے کے لئے عملی اقدامات کئے جو کہ سابقہ حکومت میں ایک چٹ کے مرہونِ منت تھا۔

جناب سپیکر!

5۔ یہ معزز ایوان اس بات سے واقف ہے کہ کرونا جیسی وبا نے پوری عالمی معیشت کو جنجوڑ کے رکھ دیا تھا۔ اگرچہ ملک عزیز بھی مکمل طور پر اس عالمی وبا سے محفوظ نہیں رہ سکا تاہم قائد تحریک انصاف کی دور اندیش پالیسیوں کی بدولت ملک عزیز کسی بڑے نقصان سے محفوظ رہا تاہم اس دوران پاکستان کو انتہائی معاشی مسائل کا سامنا رہا۔ ان معاشی مسائل کے باوجود بھی سابق وزیر اعظم پاکستان و قائد تحریک انصاف نے گلگت بلتستان کے لئے نہ صرف ایک عظیم ترقیاتی پیکیج دیا بلکہ جاری ترقیاتی پروگرام کے فنڈز میں خاطر خواہ اضافہ کیا بلکہ غیر ترقیاتی گرانٹ میں بھی 47 فیصد اضافہ کرکے گلگت بلتستان کی عوام کے ساتھ والہانہ محبت اور لگاؤ کا بھی ثبوت دیا۔ جس کے لئے گلگت بلتستان کی عوام اور حکومتِ گلگت بلتستان قائد تحریک انصاف جناب عمران خان اور ان کی پوری ٹیم کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے اُن مشکل مالی حالات میں بھی ملک کے آخری کونے میں بسنے والی اس غریب قوم کو یاد رکھا۔

جناب سپیکر!

6۔ آپ کو بخوبی علم ہے کہ گلگت بلتستان میں پی ٹی آئی کی حکومت کو ایک خستہ حال اور اصلاحات سے بالکل عاری حکومت ملی جس کو راہ راست پر لانے کے لئے ہم حکومتی امور میں بہتری کے لئے اقدامات اٹھا رہے ہیں۔ تاہم وفاق

میں اب حکومت تبدیل ہو چکی ہے لیکن ہم توقع رکھتے ہیں کہ وفاق گلگت بلتستان کی ترقی میں اپنا کردار ادا کرتا رہے گا۔ میں اس معزز ایوان میں آپ کے توسط سے بجٹ 2022-23 کے خدوخال پیش کرنے سے قبل پاکستان تحریک انصاف حکومت کی اب تک کی کارکردگی کے چند واضح اقدامات گوش گزار کرنا چاہوں گا:

i. جیسا کہ میں نے پہلے بھی واضح کیا ہے کہ یہ تمام مسائل سابقہ حکومت سے ورثہ میں ملے تھے جن میں سر فہرست ماضی کی وفاقی حکومتوں کا گلگت بلتستان کے ساتھ ناروا سلوک تھا جس کی بدولت یہ خطہ ترقی کی راہ میں بہت ہی پیچھے رہ گیا تھا۔ جناب والا آپ کو بخوبی علم ہے کہ روز اول سے اس خطے کو وفاقی حکومت گرانٹ کی شکل میں فنڈز مہیا کرتی چلی آئی ہے۔ ماضی کی حکومتیں گلگت بلتستان کے سالانہ گرانٹ میں صرف 3 سے 8 فیصد تک اضافہ کیا کرتی تھی۔ تاہم جب PTI نے مقامی حکومت کی ڈور سنبھالی تو اس دیرینہ مسئلے کو سنجیدگی کے ساتھ لیا۔ اللہ کے فضل و کرم اور صوبائی حکومت کی انتھک محنت اور کوشش کی وجہ سے وفاق سے غیر ترقیاتی گرانٹ میں 47 فیصد، ترقیاتی گرانٹ میں تقریباً 23 فیصد اور پبلک سیکٹر ڈیولپمنٹ پروگرام میں 100 فیصد اضافہ کروانے میں کامیابی حاصل کی۔ اس کامیابی پر گلگت بلتستان کی تاریخ میں پی ٹی آئی حکومت اور وزیر اعلیٰ اور اس کی پوری ٹیم کا نام سنہرے حروف میں لکھا جائے گا۔

ii. یہ معزز ایوان اس بات سے بھی باخبر ہے کہ گلگت بلتستان قدرتی آفات کا حامل علاقہ ہے۔ آفات کے تدارک اور ان کی بحالی کے اقدامات اٹھانے کے لئے ایک خطیر رقم کی ضرورت ہوتی تھی۔ لیکن اس کی عدم دستیابی پر نہ صرف ہمارے ادارے معاشی مشکلات کا سامنا کر رہے تھے بلکہ اس خطے کی عوام بھی ان مشکلات کا شکار تھی۔ اس ضمن میں ہماری حکومت نے پچھلے مالی سال میں خاطر خواہ رقم کا اجراء کروایا اور اس رقم سے قدرتی آفات سے نمٹنے کے لئے مناسب اقدامات اٹھائے۔ ڈیزاسٹر اینڈ ومنٹ فنڈ کا 1 ارب کا ہدف پورا کرنے کے لئے رواں مالی سال 23 کروڑ 44 لاکھ 39 ہزار روپے الگ سے مہیا کئے تاکہ آئندہ کسی بھی قسم کی ہنگامی صورتحال میں متاثرین کی جلد از جلد بحالی ممکن ہو سکے۔ بدقسمتی سے اس سال سب ڈویژن روندو میں شدید زلزلے سے آبادی شدید متاثر ہوئی اور حسن آباد نالے میں طغیانی سے مقامی آبادی کو کافی نقصان اٹھانا پڑا اور شاہراہ قراقرم پر موجود پل مکمل تباہ ہو گیا جس کی وجہ سے ضلع ہنزہ کا پورے ملک

سے رابطہ منقطع ہو گیا تھا۔اس سلسلے میں ہماری حکومت نے بروقت کاروائی کرتے ہوئے متاثرہ علاقوں میں حالاتِ زندگی معمول پر لانے کے لئے عملی اقدامات اٹھائے اور متاثرین کو فوری امدادی سامان کی فراہمی کے لئے ضروری مالی وسائل فراہم کئے ۔ ٹھیکہ دار برادری کے بقایا جات کی ادائیگی کے لئے اب تک ڈیڑھ ارب سے زائد رقم ادا کی جاچکی ہے۔

iii. گلگت بلتستان میں سستے آٹے کی فراہمی کا واحد ذریعہ حکومت پاکستان کی سبسڈی ہے۔گندم کی قیمتِ خرید بڑھنے ، نقل و حمل میں کرایوں اور آبادی میں بے تحاشا اضافے کی وجہ سے محکمہ خوراک گلگت بلتستان کو امدادی نرخ پر گندم کی فراہمی میں مشکلات کا سامنا تھا ہماری حکومت نے بروقت وفاق کے ساتھ اس اہم مسئلے کو اٹھایا اور پہلے سے موجود 6 ارب سبسڈی گرانٹ کو 2 ارب کے اضافے سے 8ارب کرانے میں کامیاب ہوئی۔اس اضافے کے باوجود گندم کا کوٹہ پورا کرنے کے لئے 1 ارب 5 کروڑ اپنے بجٹ سے ادا کردیے تاکہ عوام کو بروقت اور مکمل آٹے کی ترسیل جاری ہوسکے۔

iv. یہاں میں گلگت بلتستان کے عوام کو ایک تلخ حقیقت سے بھی آگاہ کرنا چاہتا ہوں کہ گندم کے بڑھتے ہوئے نرخوں اور ٹرانسپورٹ کرایوں میں بے تحاشہ اضافے کی بدولت اگلے سال ہمیں گندم 43 کے طول وعرض تک پہنچانے کے لیے کم از کم 6 ارب روپے اضافی درکار ہونگے جبکہ حکومت کے پاس وسائل کا دامن انتہائی تنگ ہوچکا ہے۔ ہمیں نہ چاہتے ہوئے بھی کچھ نہ کچھ اضافی وزن عوام کی طرف منتقل کرنا ہوگا۔ میں امید رکھتا ہوں کہ عوام اس مشکل فیصلے میں حکومت کے ساتھ کھڑی ہوگی۔

v. سپیشل ترقیاتی پیکیج میں شامل اہم راہ داری منصوبوں کے لئے فنڈز کا اجراء کروایا گیا اور ان اہم راہداری منصوبوں میں سے چند منصوبوں پر کام بھی شروع ہو چکا ہے اور انشاء اللہ یہ تمام منصوبے بروقت پایہ تکمیل کو پہنچائیں جائینگے۔ان منصوبوں میں نگر ایکسپریس وے، غذر ایکپریس وے، داریل تانگیر ایسپریس وے، استور ویلی روڈ اور شغر تھنگ روڈ قابل ذکر ہیں۔ان منصوبوں کی بروقت تکمیل سے علاقے کی ترقی یقینی ہوگی۔

vi. معزز ایوان بخوبی جانتا ہے کہ گلگت بلتستان میں بجلی کی پیداوار نالوں کے پانی پر منحصر ہے سابقہ حکومتوں کی عدم توجہی کی وجہ سے کسی بڑے منصوبے پر پیش رفت نہیں ہو سکی تھی۔ اب ان میں سے چند منصوبوں پر کام بھی جاری ہو چکا ہے ان میں ہینزل پاور پراجیکٹ اور غواڑی پاور پراجیکٹ قابل ذکر ہیں۔ جب کہ عطاآباد ہائیڈروپاور منصوبے پر عنقریب کام کا آغاز ہوگا۔ ان منصوبوں کی تکمیل سے خطے میں جاری لوڈشیڈنگ مکمل طور پر قابو پالیا جائے گا۔

vii. رواں مالی سال کے دوران شعبہ صحت میں کی گئی اصلاحات/اقدامات۔

- ادویات کی خریداری کی مد میں غیر ترقیاتی بجٹ کو 20 کروڑ سے بڑھا کر 40 کروڑ کر دیا گیا۔ پہلی بار سنٹرل ٹینڈرنگ کے ذریعے ادویات خریدی گئیں۔
- 4 نئے ضلعی ہیڈ کوارٹرز کے ہسپتالوں کو فعال کرنے اور RHQ ہسپتال چلاس اور ضلعی ہیڈ کوارٹر ہسپتال خپلو کو مستحکم کرنے کے لئے 30 کروڑ کی لاگت سے کام شروع کیا ہے۔ یہ 4 ضلعی ہیڈ کوارٹر ہسپتال ایک ماہ کے اندر فعال کر دیے جائیں گے۔
- رواں مالی سال کے دوران 28 کنسلٹنٹز اور 150 سے زائد میڈیکل/ڈینٹل آفیسران واک ان انٹرویوز کے ذریعے تعینات کئے گئے ہیں۔ 76 انتہائی ہنر مند نرسیں اور 70 سے زیادہ تکنیکی ماہرین کی تقرری بھی عمل میں لائی گئی ہے۔
- شعبہ صحت میں اصلاحات کے لئے وزیر اعلیٰ کے وژن کے مطابق ہماری حکومت نے رواں مالی سال میں ڈیڑھ ارب کی خطیر رقم مختص کی تھی تاکہ عوام ان اقدامات سے بھرپور استفادہ حاصل کر سکیں ان اقدامات کی تفصیل کچھ یوں ہے:

▪ Specialized Ambulances کی خریداری	20 کروڑ
▪ DHQ ہسپتال چلانے کے لئے اقدامات	70 کروڑ
▪ نادار اور غریب گھرانوں کے میتوں کی فوری منتقلی کے لئے Mortuary Vans کی خریداری	5 کروڑ

- حکومت گلگت بلتستان نے پیچیدہ امراض میں مبتلا غریب اور مستحق افراد کے علاج کے لئے وزیر اعلیٰ ہیلتھ اینڈو منٹ فنڈ قائم کیا۔ گلگت بلتستان پاکستان کا پہلا واحد صوبہ ہے جو یہاں کے مستحق مریضوں کو لیور ٹرانس پلانٹ، بون میرو ٹرانس پلانٹ، اور سماعت سے محروم بچوں کے Cochlear Implant جیسے مہنگے علاج کی سہولت فراہم کر رہا ہے۔ حکومت گلگت بلتستان نے وزیر اعلیٰ ہیلتھ اینڈو منٹ فنڈ کے ذریعے غریب مریضوں کے مفت علاج کے لئے پاکستان کے بہترین ہسپتالوں کا انتخاب کیا ہے جس میں شفاء انٹر نیشنل ہسپتال اسلام آباد، قائد اعظم انٹر نیشنل ہسپتال اسلام آباد، AFIC راولپنڈی، RIC راولپنڈی، نوری کینسر ہسپتال اسلام آباد اور CDA ہسپتال اسلام آباد شامل ہیں۔ وزیر اعلیٰ ہیلتھ اینڈو منٹ فنڈ کے ذریعے اب تک 212 مریضوں کو مفت علاج کی سہولت فراہم کی گئی ہے جس پر 12 کروڑ روپے کے اخراجات آئے ہیں جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

ا۔ شفاء انٹر نیشنل ہسپتال اسلام آباد میں گلگت بلتستان کے ایک مریض کا لیور ٹرانس پلانٹ کیا گیا، 12 مریضوں کے بون میرو ٹرانسپلانٹ کئے گئے، 10 مریضوں کے کڈنی ٹرانسپلانٹ کئے گئے اور 09 مریضوں کے کینسر کا علاج کروایا گیا جن پر 6 کروڑ کے اخراجات کروائے گئے۔

۲۔ AFIC راولپنڈی میں امراض قلب میں مبتلا 18 مریضوں کے آپریشن ہوئے ہیں جن پر تقریباً 95 لاکھ روپے کے اخراجات آئے ہیں۔

۳۔ RIC راولپنڈی میں 46 امراض قلب کے آپریشن ہوئے ہیں جن پر 83 لاکھ روپے کے اخراجات آئے۔

۴۔ نوری کینسر ہسپتال اسلام آباد مین 113 کینسر کے مریضوں کا علاج ہوا جن پر 2 کروڑ 50 لاکھ روپے کے اخراجات آئے۔

۵۔ CDA ہسپتال اسلام آباد میں سماعت سے محروم 6 بچوں کا Cochlear Implant کیا گیا جس پر 80 لاکھ روپے کے اخراجات آئے۔

٦۔ سرکاری ملازمین اوران کے اہل خانہ کے علاج پر 15 کروڑ روپے خرچ کئے گئے۔

viii. یہ معزز ایوان اس امر سے بخوبی واقف ہے کہ پچھلی حکومتوں کی عدم دلچسپی کی وجہ سے تعلیمی میدان میں ہماری نسل بہت پیچھے رہ گئی تھی اور بالخصوص دیہاتوں میں غربت کی وجہ سے بچے سکول نہیں جا سکتے تھے ہماری حکومت نے اس سنگین مسئلے پر قابو پانے کے لئے رواں مالی سال میں چیف منسٹر اصلاحات کی مد میں 50 کروڑ روپے مختص کئے تھے جس کا مقصد ان بچوں کو تعلیم کے حصول میں آسانی کے لئے ماہانہ وظائف مقرر کرنا تھا۔اس کے علاوہ ہر ضلع میں بچوں کی بنیادی تعلیم کے لئے ECD Pilot Project کا قیام عمل میں لانا تھا۔

ix. جناب والا آپ کو بخوبی علم ہے کہ گلگت بلتستان میں پرائیوٹ سیکٹر کا وجود نہ ہونے کے برابر ہے جسکی وجہ سے سارا کا سارا دباؤ حکومتی اداروں پر ہی پڑتا ہے۔ گلگت بلتستان میں سرکاری ملازمت ہی واحد ذریعۂ معاش ہے۔ لہٰذا اس کی اہمیت کو سامنے رکھتے ہوئے ہماری حکومت نے رواں مالی سال کے دوران مختلف اداروں میں تقریباً 5 ہزار اسامیاں وفاقی حکومت کی توثیق کے بعد تخلیق کی ہیں ۔ ان تمام اسامیوں کو آئندہ مالی سال میں میرٹ کی بنیاد پہ پُر کیا جائے گا۔ جس سے بیروزگاری پر کافی حد تک قابو پایا جاسکے گا۔ علاوہ ازیں جناب خالد خورشید صاحب نے اس خطے کی عوام سے دلی وابستگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے رواں مالی سال میں بے روزگاری کے خاتمے کے لئے چیف منسٹر اصلاحات میں روزگار کے مواقع پیدا کرنے کے لئے بنکوں کے اشتراک سے آسان شرائط پر نوجوانوں کو ای۔ کامرس اور خواتین کو چھوٹے کاروبار شروع کرنے اور پڑھے لکھے نوجوانوں کو کار آمد بنانے کے لئے تقریباً 20 کروڑ روپے جاری کئے۔

x. جناب والا آپ کو بخوبی علم ہے کہ نیٹکو گلگت بلتستان کا واحد پبلک سیکٹر ادارہ ہے جو روز اول سے اس خطے کی عوام کی سفری خدمات کی فراہمی کے لئے کوشاں ہے تاہم پچھلی حکومتوں کی عدم توجہی کی بنا پر یہ ادارہ تباہی کے نہج پر پہنچ چکا تھا۔ اس قومی اثاثے کو خود انحصاری کی جانب گامزن کرنے کے لئے وزیر اعلیٰ گلگت بلتستان جناب خالد خورشید نے خصوصی اقدامات اٹھاتے ہوئے رواں مالی سال 20 کروڑ کی سالانہ گرانٹ کے علاوہ 35 کروڑ 11 لاکھ 50 ہزار روپے بینکوں سے لئے گئے قرضوں کی ادائیگی کے لئے جاری کئے اس کے علاوہ

نئی بسوں کی خریداری کے لئے 20 کروڑ روپے الگ سے جاری ہوئے تاکہ مسافروں کو بہترین سفری سہولیات میسر ہو سکیں۔ انشاء اللہ یہ بسیں رواں ماہ کے آخر تک عوام کو سفری سہولیات فراہم کرنے کے لئے میسر ہو نگی۔ علاوہ ازیں نیٹکو کو منافع بخش ادارہ بنانے کے لئے مندرجہ بالا اقدامات کے علاوہ Bridge Financing کے لئے 17 کروڑ 67 لاکھ 10 ہزار کی اضافی رقم بھی جاری کردی گئی ہے۔

xi. جناب والا قراقرم کوآپریٹیو بینک کے اس خطے کی ترقی میں کردار کو بھی فراموش نہیں کیا جاسکتا۔ اس ضمن میں ہماری حکومت نے اس بینک کو صوبائی بینک کی طرف منتقل کرنے کے لئے رواں مالی سال 10 کروڑ کی رقم جاری کی تاکہ حکومتی سطح پر اس کے حصص خریدے جاسکیں اور اس بینک کو صوبائی بینک کا درجہ حاصل ہو سکے۔

xii. قائد تحریک انصاف جناب عمران خان کے وژن کی عکاسی کرتے ہوئے ہماری حکومت نے شعبہ سیاحت کے فروغ کے لئے بھی کئی احسن اقدامات اٹھائے تاکہ سیاحوں کو بہترین سہولیات اور ان کی حفاظت کے لئے ٹورسٹ پولیس کا قیام عمل میں لایا۔ اس ضمن میں ہماری حکومت نے پولیس موبائل اور ٹورسٹ پولیس موبائل وہیکلز کی خریداری کے لئے رواں مالی سال 10 کروڑ روپے جاری کئے۔ ان میں سے تقریباً 25 گاڑیاں خریدی گئی ہیں۔

xiii. اس خطے کا زیادہ تر ذریعۂ معاش زراعت سے منسلک ہے۔ اس شعبے کی مزید بہتری کے لئے ہماری حکومت نے عملی اقدام اٹھاتے ہوئے 10 کروڑ روپے محکمہ زراعت کو جاری کئے تاکہ محکمہ زراعت کسانوں کو اچھے بیج اور پھل دار درخت مہیا کر سکے۔

جناب سپیکر!

7۔ اب میں اس معزز ایوان کے سامنے گلگت بلتستان کے آئندہ مالی سال کے بجٹ کے چیدہ چیدہ نکات پیش کرنے سے پہلے رواں مالی سال 2021-22 کے میزانیہ کے کل آمدن اور اخراجات رکھنا چاہتا ہوں جن کی تفصیل کچھ یوں ہے:

نمبر شمار	تفصیلات	تخمینہ (Estimated) (ملین روپے میں)2021-22	نظر ثانی (Revised) (ملین روپے میں)2021-22
1	غیر ترقیاتی اخراجات	51ارب 70 کروڑ 3 لاکھ 98ہزار	49ارب 83 کروڑ 77 لاکھ 79ہزار
2	ترقیاتی اخراجات (ADP)	16 ارب	13ارب 34 کروڑ 29 لاکھ 10ہزار
3	فارن ایکسچینج کمپونٹ	2 ارب	2ارب 7 کروڑ 37 لاکھ 33ہزار
4	ترقیاتی اخراجات (PSDP) پچھلے مالی سالوں کے غیر جاری شدہ PSDP فنڈز **کل PSDP ترقیاتی اخراجات**	19ارب 92 کروڑ 5ارب 63 کروڑ 99 لاکھ 96ہزار **25ارب 55 کروڑ 99 لاکھ 96ہزار**	**6ارب 30 کروڑ 61 لاکھ 85ہزار**
5	Vertical Projects کے غیر جاری شدہ فنڈز	66 کروڑ 91 لاکھ 35 ہزار	2ارب 17 کروڑ 27 لاکھ 60ہزار
6	گندم سبسڈی	8ارب	10ارب 62 کروڑ 66 لاکھ 23 ہزار
7	گندم زر فروخت (Sale Proceed)	2ارب	1ارب 79 کروڑ 61 لاکھ 84ہزار
	ٹوٹل	**105ارب 92 کروڑ 95 لاکھ 29ہزار**	**86ارب 15 کروڑ 61 لاکھ 74 ہزار**

نوٹ: سیریل نمبر 5 میں کچھ پچھلے مالی سال کے بقایا جات اور کچھ جاری سال میں بڑھی ہوئی گرانٹ جاری سال میں ریلیز ہونے کی وجہ سے کالم نمبر 4 میں تخمینہ لاگت سے نظر ثانی لاگت زیادہ ہو گئی ہے۔

جناب سپیکر!

8۔اب میں اس معزز ایوان کے سامنے مالی سال 2022-23 کا بجٹ پیش کرنا چاہوں گا جو کہ گلگت بلتستان کی تاریخ میں پہلی مرتبہ 9 ارب خسارے کا بجٹ ہے۔حکومت گلگت بلتستان کے سال 2022-23 کے لئے کل محاصل کا تخمینہ مبلغ 110 ارب 32 کروڑ 82 لاکھ 94 ہزار جبکہ اخراجات کا تخمینہ مبلغ 119 ارب 32 کروڑ 82 لاکھ 94 ہزار لگایا گیا ہے اور 9 ارب خسارہ وفاقی حکومت فراہم کرے گی۔

نمبر شمار	تفصیلات	تخمینہ (ملین روپے میں) 2022-23
A	**کل غیر ترقیاتی میزانیہ (Non-Development)**	**61ارب 44 کروڑ6لاکھ40ہزار**
1	وفاقی گرانٹ	47ارب
2	مالی سال 2020-21 میں غیر ٹیکس محاصل سے حاصل شدہ رقم کا غیر میزانیہ شدہ حصہ	22 کروڑ10لاکھ21ہزار
4	نان ٹیکس محاصل مالی سال2022-23	3ارب 50 کروڑ
5	مالی سال 2021-22 کے لئے جاری شدہ رقم کی واپسی	50 کروڑ
6	2020-21 کے میزانیہ کا لیپس شدہ رقم	1ارب 21 کروڑ96 لاکھ 19 ہزار
7	بجٹ خسارہ (جو وفاقی حکومت ادا کرے گی)	9ارب
B	**کل ترقیاتی میزانیہ (Development)**	**47ارب 88 کروڑ76لاکھ54ہزار**
10	سالانہ ترقیاتی پروگرام (ADP)	17ارب 96 کروڑ
11	Foreign Exchange Component	2ارب
12	وفاقی PSDP	18ارب 50 کروڑ
13	گزشتہ مالی سال کے PSDP کی غیر خرچ شدہ رقم	8ارب 24 کروڑ 15 لاکھ 97 ہزار
14	Vertical Project کی غیر خرچ شدہ رقم	1ارب 18 کروڑ 60 لاکھ 57 ہزار
C	**گندم میزانیہ**	**10ارب**
15	وفاق سے گندم سبسڈی	8ارب
16	گندم کی زرِ فروخت	2ارب
	کل میزانیہ (A + B + C)	**119ارب 32 کروڑ 82 لاکھ 94ہزار**

(حصہ اول)

غیر ترقیاتی میزانیہ تخمینہ سال 2022-23

جناب سپیکر!

9۔ **کل 61 ارب 44 کروڑ6 لاکھ 40ہزار** غیر ترقیاتی میزانیہ مالی سال 2022-23 میں سے 39 ارب 81 کروڑ 19 لاکھ 62 ہزار تنخواہ کی مد میں اور 21ارب 62 کروڑ86 لاکھ78ہزار سروس ڈیلیوری کی مد میں مختص

کئے گئے ہیں۔ جس میں سے 47 ارب وفاقی گرانٹ برائے سال 2022-23 ، 3ارب 50 کروڑ نان ٹیکس محاصل تخمینہ برائے مالی سال 2022-23، 50 کروڑ مالی سال 2021-22 کے سرنڈرز، 1ارب 21 کروڑ 96لاکھ 19 ہزار 2020-21 کے میزانیے کے سرنڈرز۔ لیپس شدہ رقم وغیرہ 22 کروڑ 10لاکھ 21ہزار مالی سال 2020-21 میں غیر ٹیکس محاصل سے حاصل شدہ رقم کے غیر میزانیہ شدہ حصے جبکہ 9 ارب بجٹ خسارہ (جو وفاقی حکومت ادا کرے گی) سے پورے کئے جائیں گے۔

جناب سپیکر!

10۔ پاکستان تحریک انصاف کی حکومت میزانیہ مالی سال 2022-23 کو علاقائی ضروریات اور جدید تقاضوں سے ہم آہنگ بنانے کے لئے پر عزم ہے۔ اس معزز ایوان کی وساطت سے بجٹ مالی سال 2022-23 میں جن مقاصد کو اولین ترجیحات میں شامل کیا گیا ہے ان کی تفصیل کچھ یوں ہے:

ا۔ قدرتی آفات سے نمٹنے کے لئے ڈیزاسٹر انڈومنٹ فنڈ جو پہلے سے قائم شدہ ہے اس میں مزید 20 کروڑ روپے مختص کرنے کی تجویز ہے۔

۲۔ تعلیمی معیار کی مزید بہتری کے لئے تعلیمی اندومنٹ فنڈ جو پہلے سے قائم شدہ ہے اس میں مزید 40 کروڑ روپے اضافہ کرنے کی تجویز ہے۔

۳۔ رواں مالی سال کی طرز پر سرکاری سکولوں سے دور طلبا و طالبات کو وظائف دینے کے لئے 50 کروڑ روپے مختص کرنے کے تجویز ہے۔

۴۔ علاوہ ازیں گلگت بلتستان میں تعلیم کے فروغ کے لئے پبلک لائبریریز کا قیام عمل میں لایا جائے گا جس کے لئے 5 کروڑ روپے مختص کرنے کی تجویز ہے۔

۵۔ ہماری حکومت پہلی مرتبہ آئندہ مالی سال سے سکولوں کو جدید ٹیکنالوجی اصلاحات سے ہم آہنگ کرنے کے لئے 10 کروڑ روپے اور طلبہ میں غذائی کی دور کرنے کے لئے 10 کروڑ روپے اضافہ کرنے کی تجویز دے رہی ہے۔

٦۔ غریب، نادار اور مسکین مریضوں کے علاج معالجے کے لئے صحت انڈومنٹ فنڈ جو پہلے سے قائم شدہ

ہے اس میں مزید 40 کروڑ روپے اضافہ کرنے کی بھی تجویز ہے۔

۷۔ آئندہ مالی سال کے دوران ضلعی ہیڈ کوارٹر ہسپتالوں کے اخراجات کے انتظام کے لیے 70 کروڑ روپے مختص کرنے کی تجویز ہے۔

۸۔ نوجوانوں کو دورِ جدید سے ہم آہنگ کرنے اور ان میں خود انحصاری پیدا کرنے کے لئے آئندہ مالی سال کے لئے 10 کروڑ روپے مختص کرنے کی تجویز ہے جس سے قابل اور ہنر مند نوجوانوں میں مفت لیپ ٹاپ تقسیم کئے جائیں گے۔ محکمہ انفارمیشن ٹیکنالوجی اس ضمن میں جامع پالیسی وضع کرے گا۔

۹۔ مستقبل قریب میں ترقی کا انحصار جدید ٹیکنالوجی سے آگاہی پر ہے۔ اس لئے ہمارے وژن کے مطابق اس خطے کو انفارمیشن ٹیکنالوجی کا محور بنانے کے لئے آئندہ مالی سال میں ہم ایک انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ بنانے جا رہے ہیں جو انفارمیشن ٹیکنالوجی کی ترقی کے لئے اصلاحات کی قیادت کرے گا۔ ہم اپنے آئی ٹی فرموں کے لئے جدید ترین کو۔ ورکنگ سپیسز کے ساتھ 10 ٹیکنالوجی ویلیجز بھی بنائیں گے جہاں نوجوان اپنے گھر کی دہلیز پر ہی فری لانسنگ کے ذریعے کمائی کر سکیں گے۔ ہم اپنے نوجوانوں کو تربیت اور باصلاحیت بنانے کے لئے شہری علاقوں میں بہترین آئی ٹی ماہرین کے زیر نگرانی جدید ترین تربیتی مراکز بھی بنائیں گے۔ اس مقصد کے لئے 20 کروڑ روپے مختص کرنے کی تجویز ہے۔

۱۰۔ قراقرم کوآپریٹیو بینک کو صوبائی بینک کی طرف منتقلی کے لئے مزید حصص خریدنے کے لئے 30 کروڑ روپے مختص کرنے کی تجویز ہے۔

۱۱۔ عوام کو ان کے روزمرہ مسائل خصوصاً Disaster Related مشکلات کو فوری اور بروقت حل کرنے کے لئے ہماری حکومت نے رواں مالی سال میں پہلی مرتبہ ڈویژنل کمشنرز اور ڈپٹی کمشنرز کو Relief Work اور Disaster Related Work کی انجام دہی کے لئے خصوصی اختیارات کے ساتھ 8 کروڑ روپے جاری کئے تھے جس کا مقصد عوام کے مختلف مسائل ان کے گھر کی دہلیز پر ہی حل کرنا تھا۔ اس سلسلے کو آگے بڑھاتے ہوئے آئندہ مالی سال کے لئے بھی 8 کروڑ روپے مختص کرنے کی تجویز ہے۔

۱۲۔ سیاحت کو ترقی کی راہ پر گامزن کرنے کے لئے آئندہ مالی سال کے لئے 5 کروڑ روپے مختص کرنے کی تجویز ہے۔ جس سے ٹوریزم ڈویلپمنٹ اتھارٹی و ٹوریزم سیکٹر ریفارمز کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔

۱۳۔ گلگت بلتستان میں پہلی بار پوورٹی ایلیویشن فنڈ کا قیام عمل میں لایا جارہا ہے جس کے لئے 1 ارب کی خطیر رقم مختص کرنے کی تجویز ہے۔

۱۴۔ گلگت بلتستان ریوینیو اتھارٹی کے قیام کے لئے 10 کروڑ روپے مختص کرنے کی تجویز ہے۔ اس ادارے کے قیام سے محاصل کو جمع کرنے کے عمل میں تیزی آئے گی۔

۱۵۔ گلگت بلتستان میں کھیلوں کی سرگرمیوں کے فروغ کے لئے 5 کروڑ روپے مختص کرنے کی تجویز ہے۔

۱۶۔ سرکاری تعمیراتی ڈھانچے میں بہتری کے لئے Infrastructure Development Authority کے قیام کے لئے 5 کروڑ روپے مختص کرنے کی تجویز ہے۔

۱۷۔ محکمہ پانی و بجلی میں اصلاحات کے لئے 2 ارب روپے مختص کرنے کی تجویز ہے۔

۱۸۔ گلگت بلتستان ایمرجنسی سروس ریسکیو 1122 کی خدمات کی بھی فراموش نہیں کیا جاسکتا۔ یہ ادارہ 24 گھنٹے عوامی خدمات میں سرشار ہے۔ ان کی ایمرجنسی گاڑیوں کی جنرل مرمت کرانے کی اشد ضرورت ہے۔ اس ضمن میں مبلغ 1 کروڑ روپے مختص کرنے کی تجویز سے جس سے اس ادارے کی 22 ایمرجنسی گاڑیوں کے مرمتی کام کو یقینی بنایا جائے گا۔

۱۹۔ زمین کی آبادکاری کے اصلاحات کے لئے 60 کروڑ روپے مختص کرنے کی تجویز ہے۔

جناب سپیکر!

11۔ معزز ایوان اس امر سے بخوبی آگاہ ہے کہ حکومتِ گلگت بلتستان کے اپنے ذرائع آمدن نہ ہونے کے برابر ہیں اور مکمل انحصار وفاقی گرانٹس پر ہی ہے۔ بدقسمتی سے موجودہ وفاقی حکومت نے گرانٹس میں آئندہ مالی سال کے لئے کوئی اضافہ نہیں کیا ہے۔ اگر وفاقی حکومت کا اس حساس خطے کے ساتھ یہی رویہ رہا تو یہ خطہ سخت مالی مشکلات سے دوچار ہوگا۔ ٹیکس پر بھی 5 سالہ چھوٹ ہونے کے باعث محصولات کی مد میں کوئی آمدن حاصل نہیں کی جاسکتی ہے۔ ان تمام مشکلات پر کسی حد تک اُس وقت قابو پایا جاسکتا ہے جب ہم اپنے محاصل میں اضافہ کریں۔ لیکن ٹیکس میں چھوٹ

ہونے کی وجہ سے ہم کوئی بالواسطہ ٹیکس کا نفاذ نہیں کر سکتے۔ تاہم حکومت گلگت بلتستان اپنے نان ٹیکس آمدن میں اضافہ کرنے کے لئے:

ا. بجلی کی پیداوار میں آنے والی اضافی لاگت کی وجہ سے بجلی کے نرخوں میں اضافہ ناگزیر ہو چکا ہے لہٰذا بجلی کے نرخوں میں مختلف درجوں میں اضافے کی تجویز ہے۔

ب. محکمہ تعمیرات عامہ کی جانب سے قائم کردہ ریسٹ ہاؤسز کے کرایہ ناموں کو پہلی مرتبہ فنانس بل کے تحت قانونی شکل دی جا رہی ہے جس سے آمدنی میں خاطر خواہ اضافہ ہوگا۔

ج. نان کسٹم پیڈ گاڑیوں کی انڈیکسیشن، رینیول اور روٹ پرمٹ کے نرخوں میں بھی اضافے کی تجویز ہے۔

د. شعبۂ سیاحت سے Adventure Tourism کی مد میں حاصل ہونے والی محصولات کے نرخوں میں اضافے تجویز ہے۔ مختلف ہوٹلوں، ریسٹورینٹ اور خیمہ بستیاں قائم کرنے کی رجسٹریشن اور ان کی رینیول کی مد میں محصولات میں بھی اضافے کی تجویز ہے۔ Non-Tax محصولات میں اضافے کے لئے غیر مقامی سیاحوں پر Bed Tax

ہ. محکمہ جنگلات کے زیر نگرانی ٹرافی ہنٹنگ کے اجازت نامے کی فیسوں میں بھی اضافے کی تجویز ہے

و. محکمہ ماہی پروری سے مختلف نالوں اور دریاؤں میں مچھلی کے شکار کے اجازت نامے کی فیس میں اضافے کی تجویز ہے۔

ز. محکمہ معدنیات کے زیر نگرانی ہونے والی وصولیوں کی مد میں اضافے کی تجویز ہے۔

ح. محکمہ داخلہ کے زیر نگرانی محصولات میں بھی اضافے کی تجویز ہے۔

ط. لوکل گورنمنٹ ایکٹ کے تحت منظور شدہ صفائی کی فیس و دیگر محصولات پر یکم جولائی 2022 سے عمل درآمد کی تجویز ہے۔

ی. تمام محکمہ جات کے زیر نگرانی ہونے والے ٹینڈر ڈاکومنٹ فیس کے وصولی کی تجویز ہے۔

ک. سرکاری مکانوں میں رہنے والے ملازمین کی ابتدائی بنیادی تنخواہ سے 5 فیصد سرکاری رہائش چارجز

کی مد میں وصولی کی تجویز ہے۔اس سلسلے میں محکمہ عمومی انتظامات (GAD) جامع پالیسی وضع کرے گا جس کے بعد منظوری متعلقہ فورم سے لی جائے گی۔

جناب سپیکر!

12۔ مالی سال 2022-23 میں نان ٹیکس آمدن کا ہدف 2ارب سے بڑھا کر 3 ارب 50 کروڑ کرنے کی تجویز ہے۔ جو کہ ان اہداف سے پورا کیا جائے گا۔

جناب سپیکر!

13۔ آپ کو بخوبی علم ہے کہ وطنِ عزیز اس وقت شدید مالی بحران کا شکار ہے مگر پھر بھی پاکستان تحریک انصاف کی صوبائی حکومت کو سرکاری ملازمین کی مشکلات کا ہمیشہ احساس رہا ہے۔اس لئے حکومت گلگت بلتستان نے سرکاری ملازمین کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات اٹھانے کا فیصلہ کیا ہے:

ا۔ تمام سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں 15 فیصد اضافے کے ساتھ چند ایڈہاک ریلیف الاؤنس کو ضم کرنے تجویز ہے۔

۲۔ Contingent Paid Staff کی مالی مشکلات کو مد نظر رکھتے ہوئے مالی سال 2022-23 میں ان کی کم از کم اجرت 25ہزار ماہانہ کرنے کی تجویز ہے۔

۳۔ مختلف محکمہ جات کے ملازمین کی تنخواہوں میں فرق کو مزید کم کرنے کے لئے ان ملازمین کی تنخواہ میں یکم جولائی 2022 سے 2017 کی بنیادی تنخواہ کا 15 فیصد DRA دینے کی سفارش ہے جن کو کوئی سپیشل الاؤنس نہیں ملتا ہے

۴۔ گریڈ 20 سے اوپر کے سرکاری ملازمین کو وفاقی حکومت کی طرز پر یکم جولائی 2022 سے 2017 کی بنیادی تنخواہ کا 25 فیصد DRA دینے کی بھی سفارش ہے۔

۵۔ تاہم سرکاری ملازمین بالعموم اور بالخصوص وہ ملازمین جن کو Special Allowances مل رہے ہیں کی استعداد کار کو بڑھانے کے لئے سروسز ڈپارٹمنٹ اور انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ گلگت بلتستان ان کی ملازمت کی نوعیت کے مطابق Key Performance Indicators کا تعین کر رہی ہے۔ان سرکاری

ملازمین کے Incentives کا تعین ان کی Performance کے مطابق کیا جائے گا۔ صرف Seniority کی بنیاد پر ترقیوں اور عہدوں پر تعیناتی کی حوصلہ شکنی کی جائے گی۔ Performanceاور Fitness کو اہمیت دی جائے گی۔

جناب سپیکر !

14۔ وفاقی حکومت نے آئندہ مالی سال کے لئے گرانٹس میں کوئی اضافہ نہ کرتے ہوئے موجودہ گرانٹس کو آئندہ سال کے لئے جاری رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔جب کہ مہنگائی پچھلے سال کی نسبت کئی گنا زیادہ ہو گئ ہے۔ان سخت معاشی حالات میں حکومت گلگت بلتستان نے آئندہ مالی سال کے لئے کفایت شعاری کی مد میں مزید اقدامات اٹھانے کا فیصلہ کیا ہے جو کہ درج ذیل ہیں:

ا. ترقیاتی و غیر ترقیاتی بجٹ سے ہر قسم کی گاڑیوں ماسوائے موٹر سائیکل، سکول بس، ایمبولینس اور آگ بجھانے والی گاڑیوں کی خریداری پر مکمل پابندی عائد کی ہے۔

ب. نئ پوسٹوں کی تخلیق پر مکمل پابندی عائد ہوگی ماسوائے ان آسامیوں کے جو ترقیاتی منصوبوں کے لئے درکار ہوں۔

ج. کسی بھی قسم کی آسامی کی اپ گریڈیشن اور ریڈیزیگ نیشن پر بھی پابندی عائد ہوگی۔

د. تنخواہ کے مقصد کے لئے ایک مکمل شدہ پروجیکٹ سے دوسرے پروجیکٹ میں ملازمین کی منتقلی پر پابندی عائد ہوگی سوائے ان کے جو مجاز ترقیاتی فورم کی سفارش پر حکومت نے منظور کیا ہو۔

ہ. تمام سرکاری آفیسران کا میگزین، اخبارات وغیرہ خریدنے کے استحقاق کو ختم کر دیا ہے۔

و. ترقیاتی و غیر ترقیاتی بجٹ میں کنٹیجنٹ ملازمین کی بھرتی پر مکمل پابندی عائد ہوگی سوائے ناگزیر حالات میں حکومت نے منظور کیا ہو۔

ز. پرنسپل اکاؤنٹنگ آفیسران یوٹیلیٹی یعنی بجلی، گیس اور ٹیلیفون کی مد میں آنے والے اخراجات کو کم سے کم کرنے کے پابند ہونگے۔سرکاری اثاثوں کی خریداری، مرمت اور دیکھ بھال کے اخراجات اور دیگر تمام آپریشنل اخراجات کو کم سے کم سطح پر رکھا جائے گا۔

ح. سرکاری دفاتر میں کاغذ کے دونوں اطراف کو استعمال میں لایا جائے گا۔

ط. تمام آوٹ سٹیشن میٹنگز انٹر لنکس (ZOOM وغیرہ) کے ذریعے منعقد کی جائیں گی ماسوائے ناگزیر حالات کے۔

ی. غیر ملکی دوروں پر مکمل پابندی عائد ہوگی ماسوائے وہ دورہ جات جو ریاست یا عوامی مفاد میں کرنا ناگزیر ہو۔

ک. DRA کے متعارف کرانے کے بعد کسی بھی قسم کے نئے الاؤنس کے متعارف کرانے پر مکمل پابندی عائد ہوگی۔

ل. مہنگے ہوٹلوں اور مقامات پر تقریبات و سیمینار کروانے پر مکمل پابندی عائد ہوگی۔

م. سرکاری گاڑیوں کے بے جا استعمال پر بھی پابندی عائد ہوگی۔ اس کے علاوہ کابینہ کے ارکان انتظامی محکموں کے سربراہان / خصوصی اداروں اور دیگر افسران صرف ایک سرکاری گاڑی رکھنے کے مجاز ہونگے۔

ن. سرکاری خزانے سے لنچ، ڈنر اور ریفریشمنٹ پر بھی مکمل پابندی عائد ہوگی۔

س. POL کی مد میں آنے والے اخراجات کی موجودہ حد پر 40 فیصد کٹوتی کو یقینی بنایا جائے گا۔

ع. ٹرانسفر ٹی اے کے اخراجات سے بچنے کے لئے غیر ضروری بین الاضلاع تبادلوں کی حوصلہ شکنی کی جائے گی۔

ف. محکمہ مالیات کی پیشگی منظوری کے بغیر گلگت بلتستان سیکریٹریٹ میں دیگر محکمہ جات سے ملازمین کو اٹیچمنٹ پر لانے کی مکمل پابندی ہوگی۔

15۔ مندرجہ بالا کفایت شعاری اقدامات کو مدنظر رکھتے ہوئے سرکاری محکموں کی ناگزیر ضروریات کا جائزہ لینے کے لئے محکمہ مالیات کی سطح پر ایک کمیٹی تشکیل دی جائے گی جو سرکاری محکموں کی ضروریات کا جائزہ لے کر اپنی تجاویز کابینہ کی منظوری کے لئے مرتب کرے گی۔

(حصہ۔ب)

گلگت بلتستان کا ترقیاتی میزانیہ برائے مالی سال 2022-23

جناب سپیکر!

16۔ میں اب اس معزز ایوان کے سامنے سالانہ ترقیاتی پروگرام 2021-22 کے لئے جو اہداف مقرر کے گئے تھے ان کی تفصیل رکھنا چاہوں گا۔ گلگت بلتستان کی تاریخ میں پہلی دفعہ پانچ سالہ طویل المعیاد ایک جامع ترقیاتی پروگرام منظور کیا گیا تھا جس کے تحت 186 میگاواٹ بجلی کے بڑے منصوبے منظور کئے گئے اور 586 کلومیٹر بین الاضلاعی و بین الصوبائی سڑکیں جیسا کہ گلگت شندور ایکسپریس وے، گوریکوٹ استور تا شغر تھنگ سکردو روڈ، تھلیچی جی بی ٹو شونٹر اے جے کے ایکنامنک کوریڈور، داریل تانگیر ایکسپریس وے اور شاہراہ نگر جیسے بڑے منصوبے شامل تھے۔ حکومت گلگت بلتستان کی جانب سے ان منصوبوں کے فیزیبلٹی رپورٹس اور دیگر لوازمات کو ایک قلیل مدت میں متعلقہ وفاقی اداروں سے منظور کروایا گیا۔ ان میں سے کچھ منصوبوں کے ٹینڈر بھی ہو کر کام کا آغاز ہو چکا ہے۔ ان منصوبوں کی تکمیل سے مقامی پیداوار کی منڈیوں تک رسائی آسان ہو جائے گی اور سیاحت کو بھی فروغ ملے گا۔ گلگت بلتستان کی تاریخ میں پہلی دفعہ میڈیکل کالج، ڈینٹل کالج اور نرسنگ کالج کا قیام میں عمل میں لانے کے لئے اقدامات اٹھائے گئے جو کہ تکمیل کے آخری مراحل میں ہیں۔ گلگت بلتستان کے طلبہ وطالبات کے لئے سکالرشپ پروگرام کا آغاز کرتے ہوئے جاری مالی سال میں تقریباً 100 مستحق طلبہ کو سکالرشپ دی گئی۔ 154 میگاواٹ سے زیادہ پن بجلی کے منصوبوں پر خاطر خواہ مالی وسائل مختص کئے گئے جن میں سے کچھ منصوبے تکمیل کے مراحل میں ہیں جس سے لوڈشیڈنگ میں اگر خاتمہ نہ ہو سکا تو کافی حد تک کمی واقع ہوگی۔ بجلی کے گھریلو استعمال میں کمی کرنے کے لئے ائیر مکس منصوبے کا آغاز کیا گیا جس پر زور و شور سے کام جاری ہے۔ اس منصوبے کی تکمیل سے نہ صرف بجلی کی بچت ہوگی بلکہ عام آدمی کا معیار زندگی بھی بلند ہوگا۔

جناب سپیکر!

17۔ بچوں کی بہتر غذائیت پر توجہ دے کر ان کی جسمانی ، ذہنی اور معاشی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کے لئے محکمہ منصوبہ بندی وترقیات میں SUN Unit کا قیام عمل میں لایا گیا۔ اس یونٹ کے ذریعے تعلیمی اداروں میں فیڈنگ کے ذریعے غزائی قلّت کی وجہ سے نشونما میں کمی کے شکار بچوں کے مسئلے کو حل کرنے میں کلیدی کردار ادا کرے گا۔ گلگت

بلتستان میں بنجر زمینوں کی آبادی کے ذریعے غذائی کمی کو دور کرنے کے لئے بین الاقوامی اداروں کے تعاون سے ETI پروگرام کاآغاز کیا گیا تھا۔اس پروگرام 12 ارب کی خطیر رقم پر مشتمل 7 سالہ پروگرام ہے جس کے تحت 4 لاکھ کنال بنجر زمینوں کوآباد کرنا اوران آباد کردہ زمینوں کو 400 کلومیٹر رابطہ سڑکوں کے ذریعے منڈی تک آسان رسائی دینا تھا۔ اب تک آبپاشی اورآبادکاری کی مد میں 78 میں سے 61 سکیموں کو مکمل کیا جاچکا ہے جبکہ 17 پر کام جاری ہے۔ 382 کلومیٹر رابطہ سڑکوں میں سے 370 کلومیٹر سڑک مکمل کی جاچکی ہے جبکہ 12 کلومیٹر پر کام جاری ہے۔اس پروگرام کے ذریعے 191 میٹر طویل 7 RCC پل بھی تعمیر کئے جانے ہیں۔ اس پروگرام کے تحت 25 پھلدار پودوں کی نرسریاں اور 513 خوبانی کے باغات اگائے گئے ہیں۔ اب تک 6 ارب 70 کروڑ روپے اس پروگرام کے ذریعے خرچ کئے جاچکے ہیں۔

جناب سپیکر!

18۔ انتظامیہ اور قانون نافظ کرنے والے اداروں کی استعدار کار کو بڑھانے اوران کی جدید خطوط پر استوار کرنے کے لئے کروڑوں روپوں کی لاگت سے مختلف منصوبے مکمل کئے گئے اور کچھ تکمیل کے مراحل میں ہیں۔ سول آفیسرز کے لئے تین منزلہ ہاسٹل کی تعمیر، جی بی ہاؤس کا توسیعی پروگرام، سپیشل پروٹیکشن یونٹ کا قیام قابل ذکر ہیں۔

جناب سپیکر!

19۔ محکمہ تعمیرات عامہ ترقی کی دوڑ میں ریڑھ کی ہڈی سمجھی جاتی ہے۔ گوکہ وسائل کی کم یابی کی وجہ سے نمایاں طور پہ اپنالوہانہیں منواسکا تاہم انسانی اور تکنیکی وسائل کی کمی کے باوجود ماہرانہ حکمت عملی کے ذریعے اپنے اہداف سے بڑھ کر کامیابی حاصل کی۔اس محکمے نے اپنے اہداف کو مکمل کرنے کے لئے جاری مالی سال میں 5 ارب 34 کروڑ مختص کئے گئے تاہم بجٹ میں کٹوتی کے پیش نظر اس رقم پر نظر ثانی کرتے ہوئے 3 ارب 5 کروڑ 16 لاکھ کی رقم جاری کی گئی۔ جس کی مدد سے فزیکل پلاننگ وہاؤسنگ کے شعبے میں 31 تارگٹڈ سکیمیں مکمل کی گئیں اور مواصلات کے شعبے میں 62 منصوبے مکمل کئے گئے۔

جناب سپیکر!

20۔ PTI کی صوبائی حکومت توانائی کے شعبے پر خاص توجہ دے رہی ہے۔ ایک عشرے سے زیادہ عرصے تک زیر التوا رہنے والے پن بجلی کے 7 بڑے منصوبوں پر قابل ذکر پیش رفت ہوئی۔ جن میں سے 26 میگاواٹ شغر تھنگ، 30 میگاواٹ غواڑی، 54 میگاواٹ عطاآباد، 34 میگاواٹ ہرپو، 20 میگاواٹ ہینزل اور 16 میگاواٹ نومل نمایاں ہیں۔ ان منصوبوں کی تکمیل سے 184 میگاواٹ بجلی کا اضافہ ہوگا۔ 5ارب روپے کی لاگت سے تعمیر ہونے والا ریجنل گرڈ اپنا الگ مقام رکھتا ہے جس کی تکمیل سے بجلی کی منصفانہ تقسیم کو یقینی بنایا جائے گا۔ محکمہ پانی و بجلی کُل 27 منصوبوں کے ساتھ ترقی کے سفر میں شامل ہے جن کی کل مالی لاگت 20 ارب روپے بنتی ہے۔ محکمہ برقیات نے جاری مالی سال کے دوران بجلی کے 11 منصوبے مکمل کئے جس سے 10 میگاواٹ اضافی بجلی سسٹم میں شامل ہو گئی ہے۔

جناب سپیکر!

21۔ علاقائی ترقی میں محکمہ تعلیم کے کردار کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا ہے۔ مالی سال 2021-22 میں تعلیم کے شعبے میں بہتری لانے کے لئے 126 نئے منصوبے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں شامل کئے گئے۔ رواں مالی سال تعلیم کے شعبے میں 1 ارب 37 کروڑ 15 لاکھ 75 ہزار روپے مختص کئے گئے تھے تاہم اس شعبے کی اہمیت کو مد نظر رکھتے ہوئے اس رقم کو بڑھا کر 1 ارب 41 کروڑ 55 لاکھ 76 ہزار کی گئی ہے۔ مالی سال 2021-22 میں تمام اضلاع کے تعلیم اداروں میں معدوم سہولیات کی فراہمی کے لئے خطیر رقم خرچ کی گئی جس سے بنیادہ سہولیات مثلاً واش روم، پینے کا پانی، بجلی اور فرنیچر کی دستیابی کو یقینی بنایا گیا۔ 40 پرائمری سکولوں میں ECD کلاسز کا آغاز کیا گیا۔ خصوصی افراد کو ملک کا کارآمد شہری بنانے کے لئے خصوصی تعلیمی مراکز قائم کرنے کے لئے اقدامات کئے گئے۔ دیامر کی خواتین میں شرح خواندگی کو بہتر کرنے کئے لئے 75 ہوم سکولوں کا اجراء کیا گیا۔ ہنزہ، نگر، استور، شگر اور کھرمنگ میں پبلک سکولز کے قیام کے لئے اقدامات اٹھائے گئے۔

جناب سپیکر!

22۔ گلگت بلتستان کی تاریخ میں پہلی دفعہ Medical Dental & Nursing College کا قیام عمل میں لانے کے لئے اقدامات کئے گئے۔ تمام Divisional اور DHQ ہسپتالوں کی جدید آلات کی فراہمی اور متعلقہ شعبوں میں ڈاکٹر اور نرس کے عملے کی تعیناتی اس حکومت کی اولین ترجیح رہی ہے۔ جس کے لئے ہماری حکومت کچھ مخصوص منصوبوں کی

منظوری پہلے ہی دے چکی ہے۔ حکومت نے پہلی دفعہ اپنی سروس کو بہتر بنانے کے لئے ICT کی طرف توجہ دی ہے اور پہلی دفعہ Tele Medicine جیسے سہولیات کا اجراء کر رہا ہے۔ دور دراز علاقے میں بیٹھ کے انٹرنیٹ کے ذریع مریض نا صرف گلگت شہر کے بہترین ڈاکٹرز بلکہ پاکستان کے بہتر Specialist کے ساتھ Tele Health پروگرام کے ذریعے اپنا علاج کرا سکیں گے۔ معاشرے کا غریب طبقے کی دیکھ بھال ہماری حکومت کی ترجیح رہی ہے۔ اس ضمن میں پہلی دفعہ Health Insurance کارڈ مہیا کئے جا رہے ہیں جس کے تحت مریض اپنا علاج کسی بھی ہسپتال بشمول ملک کے دیگر شہروں کے اعلیٰ معیار کے ہسپتالوں میں ریفر کروا کر علاج کرا سکے گا۔ اس سہولت سے غریب عوام کا لاکھوں کا خرچہ جو علاج میں لگتا تھا اس کی پوری بچت ہوگی۔ علاوہ ازیں ہماری حکومت نے ہیلتھ انشورنس کی سہولت کو مزید وسعت دیتے ہوئے OPD کو بھی ہیلتھ انشورنس کوریج میں شامل کیا ہے۔ اس کے لئے گلگت بلتستان کے تینوں علاقائی (RHQ) ہسپتالوں میں یہ سہولت دی جا رہی ہے۔ گلگت بلتستان میں میڈیکل اور نرسنگ کالج کا قیام ہماری حکومت کی اولین ترجیح ہے۔ ہر سال اس کالج سے سینکڑوں ڈاکٹرز اور نرسز فارغ ہونگے اور ملک و قوم کی خدمت میں اپنا مثبت کردار ادا کریں گے۔

جناب سپیکر!

23۔ صحت کے شعبے میں رواں مالی سال میں 1270.224 ملین روپے مختص کئے تھے تاہم وفاقی حکومت کی طرف سے نظر ثانی کے بعد اس شعبے کے لئے 807.707 ملین رقم خرچ کی گئی۔ رواں مالی سال کے دوران صحت کے شعبے میں 27 ترقیاتی منصوبے مکمل کئے گئے جن کے ذریعے گلگت بلتستان کی ایک خطیر آبادی کو ان کے گھر کی دہلیز پر بنیادی صحت کی سہولیات کی فراہمی کو یقینی بنایا گیا ہے۔ تمام ڈویژنل ہسپتالوں کو جدید آلات کی فراہمی اور متعلقہ شعبوں میں ڈاکٹر اور نرسز کی تعیناتی کو یقینی بنایا گیا۔ حکومت کی کاوشوں سے گلگت بلتستان کی عوام کو بھی شناختی کارڈ کے ذریعے علاج کے ذریعے اہل بنایا گیا اور اب یہ ممکن ہو چکا ہے کہ گلگت بلتستان کا کوئی بھی شہری اپنے شناختی کارڈ کے ذریعے ملک کے کسی بھی ہسپتال سے اپنا علاج کروا سکتا ہے۔ مزید برآں ہیلتھ انشورنس کی سہولت کو مذید وسعت دیتے ہوئے OPD کو بھی ہیلتھ انشورنش کوریج میں شامل کیا ہے۔ گلگت بلتستان کے لئے تینوں علاقائی ہسپتالوں کے OPDs ہیلتھ انشورنس کارڈ کے ذریعے خدمات باہم پہنچانے میں مصروف ہیں۔

جناب سپیکر!

24۔ محکمہ مقامی حکومت ودیہی ترقی گلگت بلتستان میں ترقیاتی عمل کی انجام دہی کے لئے کوئی مروجہ نظام نہیں تھا۔ اس لئے ہماری حکومت نے لوکل کونسل ایکٹ 2014 میں نہ صرف ضروری ترامیم منظور کی بلکہ اس ایکٹ کے تحت رولز بھی بنا کر سالانہ ترقیاتی پروگرام 2020-21 جو کہ قوانین کے عدم وجود کی وجہ سے تعطل کا شکار تھا پر باقاعدہ کام کا آغاز کر دیا ہے۔ محکمہ مقامی حکومت و دیہی ترقی کے لئے 514.838 ملین کی رقم مختص کی گئی تھی جس کو محکمے نے کامیابی سے خرچ کرکے اپنے اہداف حاصل کئے ہیں۔ جاری مالی سال کے دوران اس سیکٹر میں 7 منصوبوں کو مکمل کیا گیا۔ ان کی تکمیل سے آبادی کے کچھ حصے کو بنیادی ضروری سہولیات فراہم ہو گئی ہیں۔ رواں مالی سال کے دوران مختلف اضلاع میں عوامی لائبریریوں کا اجراء کیا گیا۔ سکردو ریجن میں نظام صحت اور ماحولیاتی اصولوں کے مد نظر قصاب خانوں کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ گلگت شہر میں سبزی منڈی بھی قائم کی گئی ہے جس سے شہر میں تازہ سبزی اور پھلوں کی فراہمی کو یقینی بنایا گیا ہے۔

جناب سپیکر!

25۔ جنگلات، جنگلی حیات اور ماحولیات کی ترقی PTI کی وفاقی حکومت کے ترجیحات میں شامل تھا جس کو یقینی بنانے کے لئے سابقہ وفاقی حکومت نے سابق وزیراعظم پاکستان Ten Billion Tree Tsunami پروگرام کا اجرا کیا۔ یہ پروگرام چار سالوں پر محیط ہے جس کا بنیادی مقصد 17 کروڑ پودوں کی شجرکاری اور سڑکوں کے کنارے Slope Plantation ہے۔ جاری مالی سال کے لئے محکمہ جنگلات و جنگلی حیات اور ماحولیات کے لئے 88.166 ملین روپے مختص کئے گئے تھے تاہم محکمے نے اپنی استعداد کار کو بڑھاتے ہوئے 114.473 ملین کی ایک خطیر رقم خرچ کی۔

جناب سپیکر

26۔ معدنیات و صنعتی ترقی کے شعبے میں ترقی کے لئے مالی سال 2021-22 کے لئے 71.116 ملین روپے مختص کئے گئے تھے تاہم یہ شعبہ 42.586 ملین روپے خرچ کرنے میں کامیاب ہوگیا۔ رواں سال اس شعبے کے ایک منصوبے کو مکمل کیا گیا۔ حکومت گلگت بلتستان نے اس شعبے میں بچوں کی جبری مشقت کا خاتمہ کرکے بچوں کو سکولوں میں داخل کرنے اور خاندان کو مالی مدد فراہم کرنے کے لئے ایک منصوبہ متعارف کرایا۔ اس سکیم پر 6 کروڑ روپے کی

لاگت آئے گی خواتین کو کاروبار کی طرف راغب کرنے کے لئے Business Incubation Center کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔

جناب سپیکر!

27۔ سیاحت کے شعبے میں مالی سال 2021-22 کے لئے ابتدائی طور 164.835 ملین روپے مختص کئے گئے تھے تاہم حکومت کی اس سیکٹر کی ترقی میں خصوصی دلچسپی کے مد نظر 183.427 ملین کی خطیر رقم 30 جون 2022 تک خرچ کی جائے گئ۔ جاری سال میں 3 سکیمیں مکمل کی جائینگی۔ رواں مالی سال ضلع دیامر میں سیاحوں کی سہولت کے سیاحتی معلوماتی مرکز کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ ضلع ہنزہ میں قدیم موسیقی کو تحفظ دینے کے لئے سکول کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔

جناب سپیکر!

28۔ سماجی بہبود کے شعبے میں مالی سال 2021-22 کے لئے 159.834 ملین روپے مختص کئے گئے تاہم 30 جون تک 64 ملین کی رقم خرچ کی جائے گی۔ نادار اور مفلس شعبہ ہائے زندگی کی بحالی، خواتین اور نوجوانوں کی ترقی حکومت کی اولین ترجیحات میں شامل ہے۔ اس سلسلے میں ملازمت میں خصوصی افراد کے کوٹے کو 2 سے بڑھا کے 3 فیصد کیا ہے۔ جب کہ نوجوانوں کو بر سر روزگار بنانے کے لئے بلاسود قرضوں کا اجراء کیا جارہا ہے جس پر اب تک 10 کروڑ کی خطیر رقم خرچ کی جاچکی ہے۔ خواتین کو بااختیار بنانے کے لئے ایک اہم منصوبے کو سالانہ ترقیاتی پروگرام میں شامل کیا گیا ہے جس کے ذریعے خواتین کو ہنر مند بنا کر اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے کا موقع فراہم کیا جارہا ہے۔

جناب سپیکر!

29۔ میں آئندہ سال کے ترقیاتی میزانیے کے خدوخال اور اہداف اس معزز ایوان کے سامنے رکھنا چاہوں گا۔ مالی سال 2022-23 کے ترقیاتی اخراجات کی مد میں 47ارب 88 کروڑ 76 لاکھ 54 ہزار کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔ اس میں سے گلگت بلتستان سالانہ ترقیاتی پروگرام کے لئے 17 ارب 96 کروڑ اور فارن ایڈ کی مد میں 2 ارب روپے مختص کئے گئے ہیں جو کہ وفاق جاری کرے گا۔ وفاقی حکومت کی مالی مدد سے PSDP پروگرام کے ذریعے 18 ارب 50 کروڑ خرچ ہونگے جبکہ بقایا رقم 8 ارب 24 کروڑ 15 لاکھ 97 ہزار گزشتہ مالی سال کے PSDP اور 1 ارب 18 کروڑ 60 لاکھ 57 ہزار ورٹیکل پروگرامز کی غیر خرچ شدہ رقم سے پوری کی جائے گی۔

جناب سپیکر!

30۔ ترقیاتی میزانیہ میں مختص شدہ رقم کو مربوط منصوبہ بندی کے تحت عوام کی فلاح و بہبود پر خرچ کرنے کے لئے درج ذیل سفارشات مدِ نظر رکھی گئی ہیں:

ا۔ وہ تمام سکیمیں جو 2021-22 میں آئی ہیں ان کو دوبارہ 2022-23 کے بجٹ میں شامل کئے جائیں گے۔

۲۔ 80 فیصد سے زیادہ اخراجات والی سکیموں کو تمام وسائل فراہم کئے جائیں گے جن کے ذریعے 199 منصوبوں کی تکمیل ہوسکے گی۔

۳۔ وہ تمام منظور شدہ سکیمیں جن کی لاگت 1 کروڑ یا 1 کروڑ سے کم ہیں ان کو بھی تمام وسائل فراہم کئے جائیں گے جس کے تحت 135 منصوبوں کی تکمیل ممکن ہوسکے گی۔ لہٰذا مجموعی طور پر تمام شعبوں میں ملا کے 334 منصوبوں کو مکمل کرنے کے لئے تمام مالی وسائل مختص کئے جائیں گے۔

۴۔ بلاکس کے حجم کو کم کیا جائے گا تاکہ ضلعوں کے لئے مالی وسائل ترقیاتی سکیموں کے بڑھتے حجم کو مد نظر رکھتے ہوئے فراہم کئے جاسکے۔

۵۔ سماجی شعبے کے لئے اس کی اہمیت کو مد نظر رکھتے ہوئے وافر مقدار میں فنڈز فراہم کئے جائیں گے۔

۶۔ ان تمام جاری منصوبوں جن پر کام ہو چکا ہے اور بقایاجات دینے ہیں ان تمام کے لئے بھی وسائل کی فراہمی یقینی بنائی جائے گی۔

۷۔ قومی اہمیت کے منصوبے مثلاً تتہ پانی بائی پاس کو اگلے سال مکمل کرنے کے لئے تمام مالی وسائل فراہم کئے جائیں گے۔

جناب سپیکر!

31۔ گلگت بلتستان سالانہ ترقیاتی پروگرام 2022-23 کے خدوخال درج ذیل ہیں:

ا۔ Economic Transformation Initiative

آئندہ مالی سال 2022-23 کے لئے سرگرمیوں کی انجام دہی کے لئے 2 ارب کروڑ کا تخمینہ لگایا گیا ہے جس میں سے غیر آباد زمینوں کے لئے چینل اور روڈ کی تعمیر پر 64 کروڑ 48 لاکھ روپے خرچ کئے جائیں گے۔ جب کہ ویلیو چین ڈیویپلمنٹ کے لئے 56 کروڑ 20 لاکھ کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔

۲۔ Administration & Law Enforcement

انتظامیہ اور قانون نافظ کرنے والے اداروں کے استعداد کار میں اضافے کے لئے 56 کروڑ 3 لاکھ 38 ہزار کا تخمینہ لگایا گیا ہے اس رقم کے ذریعے اس شعبے میں نہ صرف مختلف قسم کے انفراسٹریکچر کو ڈیولپ کیا جائے گا بلکہ انتظامی آفیسران کے استعداد کار کو بڑھایا جائے گا جس سے گڈ گورننس اور بہتر خدمات کی انجام دہی عمل میں آجائے گی۔

۳۔ تعمیرات عامہ

تعمیرات عامہ کے شعبے میں آئندہ مالی سال کے لئے 5 ارب 39 کروڑ 53 لاکھ 8 ہزار کی خطیر رقم مختص کرنے کی تجویز ہے جس میں سے 1 ارب 31 کروڑ 8 لاکھ 83 ہزار فزیکل اینڈ ہاؤسنگ کے شعبے میں انفراسٹریکچر کے ڈیولپمنٹ کی مد میں خرچ کئے جائیں گے جبکہ 4 ارب 8 کروڑ 44 لاکھ 25 ہزار کی ایک خطیر رقم ٹرانسپورٹ اینڈ کمیونیکشن کی ڈیولپمنٹ پر خرچ کی جائے گی۔

۴۔ شعبہ برقیات

اگلے مالی سال میں شعبہ برقیات کی ترقی کے لئے 2 ارب 53 لاکھ 27 ہزار مختص کئے جارہے ہیں۔ موجودہ لوڈشیڈنگ کے دورانیے کو کم کرنے کے لئے حکومت گلگت بلتستان نے مالی سال 2022-23 کے لئے مندرجہ ذیل اہداف مقرر کئے ہیں:۔

1۔ گلگت بلتستان ترقیاتی پروگرام کے تحت پن بجلی پیدا کرنے کے 12 منصوبے تقریباً 3 ارب 50 کروڑ 92 لاکھ روپے کی لاگت سے مکمل ہونگے ان منصوبوں کی تکمیل سے تقریباً 19 میگاواٹ بجلی سسٹم میں شامل کی جائے گی۔ جس میں 16 میگاواٹ نلتر وفاقی ترقیاتی پروگرام کا منصوبہ بھی شامل ہے جس کی کل لاگت 6 ارب 20 کروڑ روپے ہیں۔

2۔ پاور سیکٹر میں منظور شدہ درج ذیل منصوبوں کے دستاویزی کام مکمل کرکے عملی کام کا آغاز کیا جائے گا۔

i۔ 100 میگا واٹ کے۔آئی۔یو اور 80 میگا واٹ پھنڈر کے منصوبوں کی وفاقی حکومت سے منظوری۔

ii۔ ریجنل گرڈ فیز II جس کی لاگت 17 ارب بنتی ہے کی منظوری۔

iii۔ گلگت بلتستان کے تمام ضلعی ہیڈ کوارٹرز میں سمارٹ میٹرز اور اے۔ بی۔ سی کیبل کی تنصیب۔

کچھ اہم منصوبے بھی اس وقت زیر تعمیر ہیں جن کے تحت مختلف اضلاع میں ٹرانسمیشن اور ڈسٹریبیوشن لائنوں کی مرمت، نئی ٹرانسمیشن اور ڈسٹریبیوشن لائنیں بچھانا، پرانے اور لوڈڈ ٹرانسفارمرز کی جگہ نئے ٹرانسفارمرز لگانا، پرانے میٹروں کی جگہ نئے اسمارٹ انرجی میٹروں کی تنصیب وغیرہ شامل ہیں کو آئندہ مالی سال مکمل کیا جائے گا۔ توانائی کے منصوبوں کے علاوہ متعدد دیگر منصوبے بھی اس وقت زیر تعمیر ہیں۔ یہ منصوبے اگلے مالی سال میں مکمل کئے جائیں گے۔ جس سے لوڈشیڈنگ میں خاطر خواہ کمی واقع ہوگی۔

۵۔ شعبہ تعلیم

تعلیمی شعبے میں مزید بہتری لانے کے لئے۔ اگلے مالی سال میں تعلیمی شعبے کی ترقی کے لئے 2 ارب 25 کروڑ 15 لاکھ 66 ہزار کی ایک خطیر رقم مختص کرنے کی تجویز ہے جس سے نہ صرف جاری منصوبوں پر کام کی رفتار کو تیز کیا جائے گا بلکہ اس شعبے کی بہتری کے لئے کچھ اہم منصوبے بھی ترقیاتی پلان میں شامل کئے جائیں گے۔ تعلیمی اداروں میں آئی ٹی کی تعلیم اور آئی ٹی کے آلات دینے کے لئے منصوبے رکھے گئے ہیں تاکہ نوجوان آئی ٹی انڈسٹری کے ساتھ منسلک ہوں اور ملکی ترقی میں اپنا کردار ادا کر سکیں۔ تمام اضلاع کے تعلیمی اداروں میں ناکافی سہولیات کی فراہمی کے لئے منصوبے رکھے گئے ہیں تاکہ طلبہ جدید تعلیم تقاضوں سے ہم آہنگ ہوسکیں۔ کالجوں میں چار سالہ پروگرام شروع کرنے کے لئے ڈھانچہ فراہم کیا جارہا ہے تاکہ ہائیر ایجوکیشن کمیشن کی پالیسی کے مطابق کالجوں میں چار سالہ گریجویشن کی سہولت فراہم کی جاسکے۔

۶۔ شعبہ صحت

پائیدار ترقی کے اہداف کا حصول ایک صحت مند معاشرے کے بغیر ناممکن ہے چونکہ بہتر صحت نہ صرف تعلیمی میدان میں کامیابی کا ضامن ہے بلکہ ملک کی سماجی و اقتصادی ترقی میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اسی لئے صحت کے شعبے کو حکومت خصوصی ترجیح دے رہی ہے۔ بہترین طبّی سہولیات اور وبائی بیماریوں کی روک

تھام، جدید طبّی آلات کی فراہمی اور صحت کے اداروں کے استعداد کار میں اضافہ کرنے کے لئے حکومت پہلے سے بھی زیادہ رقم مختص کر رہی ہے۔

آئندہ مالی سال کے لئے صحت کے شعبے میں 1 ارب 20 کروڑ 76 لاکھ 98 ہزار روپے مختص کرنے کی تجویز ہے۔ صحت کے شعبے کی ترقی کے لئے اگلے مالی سال کے دوران مندرجہ ذیل اقدامات کئے جائینگے:

i۔ گلگت بلتستان کے میڈیکل طلبہ کی سہولت کے لئے بڑے ہسپتالوں میں ہاؤس جاب شروع پروگرام شروع کیا جارہا ہے۔

ii۔ پہلی دفعہ ٹیلی میڈیسن کے تصور کو متعارف کرایا جارہا ہے اس اقدام سے دور دراز علاقوں کے لوگوں کو بھی ملک کے بہترین ڈاکٹروں ، معالجوں تک رسائی حاصل ہوگی۔ صوبائی و علاقائی ہسپتالوں میں تشخیصی نظام کو مزید بہتر کرنے کے لئے اقدامات کئے جارہے ہیں۔ جہاں صحت کی تمام بنیادی وجدید سہولیات میسر ہونگی۔

iii۔ گلگت بلتستان میں ہنگامی خدمات کی ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے ہماری حکومت مضبوط اور مناسب طور پر جوابدہ ہنگامی خدمات کا نظام قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ ایمبولینسز کی خریداری اور ٹراما سنٹر کے قیام کے لئے بھی خطیر رقم مختص کی گئی ہے۔

iv۔ صحت کے شعبے میں بدلتی ہوئی صورتحال کے مطابق ضروریات کو پورا کرنے کے لئے ہماری حکومت گلگت بلتستان میں ٹراما سنٹر، فزیو تھراپی، ٹی۔بی تشخیص وعلاج، ذہنی صحت کی دیکھ بھال، ماں اور بچوں کے صحت کے مراکز کے قیام کے لئے پر عزم ہے۔

v۔ ہماری حکومت دور افتادہ علاقوں کے عوام کے صحت کے مسائل سے بخوبی واقف ہے۔ اس سلسلے میں ہماری حکومت نے دور افتادہ علاقوں کے مریضوں بلخصوص ماں اور بچے کے صحت کی سہولیات کو بہتر کرنے کے لئے مراکز کا قیام عمل میں لا رہے ہیں تاکہ ماں اور بچے کی شرح اموات میں بتدریج کمی لائی جاسکے۔

۷۔ شعبہ مقامی حکومت و دیہی ترقی

حکومت گلگت بلتستان 2025 کے وژن اور SDG کے اہداف کے حصول کو مدِ نظر رکھے ہوئے مقامی حکومت و دیہی ترقی کے شعبے میں انقلابی اقدامات کرنے جا رہی ہے۔ جس کے تحت پینے کے صاف پانی اور حفظانِ صحت، گلگت بلتستان کے شہروں کی خوبصورتی، اضلاع کی صفائی ستھرائی کو یقینی بنایا جا رہا ہے۔ بابِ نگر اور زیر تعمیر گلگت ریجن کے قصاب خانوں پر کام مکمل کیا جائے گا جس سے نہ صرف خوبصورتی میں اضافہ ہوگا بلکہ شہر ماحولیاتی آلودگی سے بھی محفوظ رہے گا۔ سیاحتی مقامات پر حفظان صحت کے بنیادی اصولوں کے عین مطابق ویسٹ ڈسپوزل اور واش رومز کی تعمیر کے لئے اقدامات کئے جا رہے ہیں۔ مقامی حکومت اور دیہی ترقی کے شعبے میں درجہ بالا اہداف کے حصول کے لئے 55 کروڑ 41 لاکھ 15 ہزار کی خطیر رقم مختص کرنے کی تجویز ہے۔

۸۔ شعبہ زراعت، امور حیوانات و ماہی پروری

شعبہ زراعت کی ترقی کے لئے اگلے مالی سال کے لئے 76 کروڑ 58 لاکھ 76 ہزار روپے مختص کرنے کی تجویز ہے۔ مختص شدہ رقم کو بہتر استعمال کرتے ہوئے مالی سال 23-2022 میں 20 لاکھ پھل دار پودے علاقے کے کاشتکاروں میں تقسیم کئے جائینگے۔ کاشتکاروں کو زراعت کے جدید تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے کے لئے آئندہ مالی سال مزید 13 ہزار کاشتکاروں کو زراعت کے مختلف شعبوں میں جدید فنی تربیت دی جائے گی۔ آئندہ سال 6 لاکھ درختوں اور بڑے پیمانے پر فصلوں میں کیڑے مار سپرے کیا جائے گا جس سے کاشتکاروں کی آمدن میں خاطر خواہ اضافہ ہوگا۔

آئندہ مالی سال 22 لاکھ جانوروں میں بیماریوں کی روک تھام، علاج معالجہ اور افزائش نسل کے لئے اقدامات کئے جا رہے ہیں۔ جدید نسل کے 1 لاکھ بکرے، بیل اور مرغیاں رعایتی نرخوں پر تقسیم کئے جائینگے۔

جناب سپیکر!

محکمہ ماہی پروری اپنے قیام سے لے کر اب تک 11 ہیچریوں، 5 فش فارمز اور 59 آبی ذخائر قائم کرنے میں کامیاب رہا ہے۔ آئندہ مالی سال 100 ٹن سے زائد ٹراؤٹ مچھلی کی پیداواری ہدف کو حاصل کرنے کے لئے اقدامات اٹھائے جائینگے۔

۹۔ جنگلات، جنگلی حیات و ماحولیات

جناب سپیکر!

جنگلات اور جنگلی حیات کی ترقی کے لئے اگلے مالی سال کے لئے 17 کروڑ 48 لاکھ 79 ہزار روپے جاری کرنے کا ہدف رکھا گیا ہے جسے جدید تقاضوں سے ہم آہنگ نرسریوں کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔ گلگت بلتستان کے مزید علاقوں کو کمیونٹی کنٹرولڈ ہنٹنگ ایریا قرار دے کر جنگلی حیات کو غیر قانونی شکار سے محفوظ بنایا جائے گا۔ علاقے میں چارے کی کمی کو دور کرنے کے لئے کاشتکاروں میں رعایتی نرخوں پر اچھے نسل کے بیج مہیا کئے جائیں گے۔

۱۰۔ شعبہ معدنیات و صنعت

معدنیات اور صنعت کو جدید خطوط پر ترقی دینے کے لئے اگلے مالی سال میں 12 کروڑ 17 لاکھ 25 ہزار روپے مختص کرنے کی تجویز ہے۔ مختص شدہ رقم کو بہتر استعمال کرتے ہوئے گلگت بلتستان میں چھپے ہوئے ماربل، گرینائیٹ، کاپر اور آئرن کے ذخائر تلاش کرکے سرمایہ کاری کے لئے دستیاب کرینگے۔ علاقے میں کاروباری استعداد کار کو بڑھانے کے لئے لیبر مارکیٹ انفارمیشن سسٹم کا قیام عمل میں لایا جارہا ہے جس سے آنلائن بزنس کی رجسٹریشن اور بیرون ملک گلگت بلتستان کے رہائش پذیر افراد کی رجسٹریشن اور ان کی مدد کے لئے سنٹر کا قیام عمل میں لایا جارہا ہے۔ گلگت بلتستان کے نوجوانوں کو فنی تربیت دینے کے لئے 7 کروڑ روپے کی ایک خطیر رقم مختص کی جارہی ہے۔ معاشی سرگرمیوں کے فروغ کے لیے صنعتی و معاشی زونز کا قیام عمل میں لایا جارہا ہے۔

۱۱۔ محکمہ خوراک

شعبہ خوراک کی ترقی کے لئے اگلے مالی سال 4 کروڑ 98 لاکھ 84 ہزار روپے مختص کرنے کی تجویز ہے۔ جسے بہتر استعمال کرکے خوراک کے نقل و حمل میں حائل رکاوٹوں کو دور کیا جائے گا۔

۱۲۔ شعبہ سیاحت و ثقافت، کھیل وامور نوجوانان

سیاحت اور سیاحوں کی بہتری کے لئے اگلے مالی سال میں 28 کروڑ 85 لاکھ 70 ہزار کی ایک خطیر رقم مختص کی جارہی ہے جسے بہتر استعمال میں لاکر 2022-23 میں 6 منصوبوں کو مکمل کیا جائے گا۔ ضلع استور اور ضلع سکردو میں سیاحوں کو بہتر سہولیات کی فراہمی کے لئے 10 کمروں پر مشتمل ریسٹ ہاؤسز کا قیام عمل میں لایا جارہا ہے۔ ہر ضلع میں کثیر المقاصد ہال اور اندرونِ خانہ مراکز کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔ سیاحوں کی آسانی اور سیاحتی مقامات کی بہتر تشہیر کے لئے ٹورزم ایپ متعارف کرائی جارہی ہے۔

۱۳۔ شعبہ سماجی بہبود

شعبہ بہبود کی سماجی ترقی کے لئے اگلے مالی سال میں 26 کروڑ 65 لاکھ 28 ہزار روپے خرچ کئے جائیں گے جس سے نہ صرف کئی اہم جاری منصوبے مکمل کئے جائینگے بلکہ چند نئے منصوبے شامل کرکے اس شعبے میں بنیادی سہولیات کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے گا۔ نوجوانوں کو برسر روزگار بنانے کے لئے بلا سود قرضہ فراہم کیا جائے گا۔ کم ترقی یافتہ علاقوں کے نوجوانوں کی ای۔ روزگار کے حصول کے لئے مراکز قائم کئے جائینگے۔ پڑھے لکھے نوجوانوں اور یونیورسٹیوں سے فارغ التحصیل گریجویٹس کے لئے یوتھ انٹرن شپ پروگرام کا انعقاد کرکے عملی خدمات سرانجام دینے کے لئے تیار کیا جائے گا۔

۱۴۔ گلگت وسکردو ڈویلپمنٹ اتھارٹی

سیوریج ٹریٹمنٹ پلانٹ سیوریج سسٹم کا اہم ترین حصہ ہے۔ اس پر 90 فیصد تک کا سول کام مکمل ہوچکا ہے اور بقایا کام آئندہ مالی سال مکمل کیا جائے گا۔ اس منصوبے کے تحت زون تھری جٹیال ایریا میں ٹریٹمنٹ پلانٹ کی ٹیسٹنگ کے لئے پائپ بچھانے کا کام بھی ایوارڈ کیا جاچکا ہے۔

گلگت شہر میں ماحولیاتی اثرات اور اس میں بہتری لانے کے لئے ایک منصوبہ شروع کیا جارہا ہے جس کے تحت گلگت شہر کی پائیدار ترقی کے لئے مختلف امور پر غور کیا جائے گا۔ اب تک گلگت شہر کی سیوریج سسٹم کے لئے ماسٹر پلاننگ مکمل کی جاچکی ہے جس کے تحت گلگت شہر اور اس کے مضافات جس میں سکوار، مناور، دنیور، محمد آباد اور جٹیال کو بھی شامل کرکے 11 زونز میں تقسیم کردیا گیا ہے۔ پہلے فیز میں 3 زون جس میں

گلگت شہر ،کنوداس اور جٹیال شامل ہیں کے سیوریج کا PC-I وفاقی PSDP میں شامل ہو کر مبلغ 3363.925 ملین منظور ہو کر ایوارڈ ہو چکا ہے۔

سکار کوئی ، علامہ اقبال ٹاؤن اور KIU کی حدود میں رہائش پذیر عوام کو صاف پانی کی فراہمی کے منصوبے پر کام جاری ہے۔ابھی تک پانی کی ٹینکی، پمپ کی تنصیب اور مین پائپ لائن بچھانے کا کام مکمل ہو گیا ہے جب کہ واٹر ٹریمنٹ پلانٹ اور سٹوریج ٹینک پر کام اگلے سال مکمل کیا جائے گا۔

جناب سپیکر!

32۔ میں اس معزز ایوان کی توجہ اس جانب مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ جناب وزیر اعلیٰ، چیف سیکرٹری، ایڈیشنل چیف سیکرٹری، سیکرٹری مالیات، محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات اور تمام متعلقہ محکمہ جات کی انتھک محنت کے بغیر نہ صرف جامع ترقیاتی پلان کی منظوری ممکن تھی اور نہ ADP 2021-22 کے تمام وسائل کی Utilization ممکن تھی۔ہم مزید امید رکھتے ہیں کہ ترقی کا یہ سفر مزید تیز کیا جائے گا جس کے لئے تمام Stakeholders اپنی توانائیاں بھرپور طریقے سے پورا کرتے ہوئے عوام کی معیار زندگی کو بلند کرینگے۔

جناب سپیکر!

33۔ میں آپ کا، تمام معزز ممبران کا اور اسمبلی ہال میں موجود سامعین کا تہہ دل سے مشکور ہوں کہ مجھے تحمل سے سنا اور اپنی تقریر بغیر کسی رکاوٹ کے ختم کرنے کا موقع فراہم کیا۔

اللہ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔

گلگت بلتستان پائندہ باد　　　　پاکستان زندہ باد